جلد ۲۶ | ۷ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۷ جون ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۲۷

دُنیا کے کاروبار میں حصّہ لیتے ہوئے خُدا تعالےٰ کی رضا حاصل کرنا

اسلام نے جہاں ہر مومن کو اس بات کے لئے مکلّف کیا ہے۔ کہ وُہ ذاتی طور پر اسلامی تعلیم کا بہترین نمونہ ہو۔ وہاں اس کے لئے یہ بھی ضروری قرار دیا گیا ہے۔ کہ اپنے ماحول میں دوسروں کو بھی ایسا ہی بنانے کی کوشش کرے۔ گویا اسلام یہ کافی نہیں سمجھتا۔ کہ کوئی شخص اپنی ذات میں نیک، متقی اور پرہیزگار ہو۔ دوسروں سے اسے کوئی واسطہ نہ ہو۔ بلکہ وُہ ضروری قرار دیتا ہے۔ کہ کوئی شخص جتنا نیکی اور تقوےٰ میں ترقی کرتا جائے۔ اتنا ہی وہ دوسروں کے لئے بھی زیادہ نفع رساں ہو۔ نہ صرف دُنیوی لحاظ سے۔ بلکہ دینی لحاظ سے بھی۔ اور اس پر اتنا زور دیتا ہے۔ کہ اسے انسانی زندگی کے اہم فرائض میں سے ٹھہراتا ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ۔ یعنی تم میں سے ہر شخص راعی ہے۔ اور ہر شخص اپنی رعیت کے متعلق جواب دِہ ہے ؎

اس سے ظاہر ہے۔ کہ اسلام کے نزدیک ہر شخص نہ صرف اپنی ذات کے متعلق جوابدہ ہے۔ بلکہ اس کے دائرہ عمل میں جو لوگ ہوں۔ ان کے متعلق بھی اس پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اور جب صورتِ حالات یہ ہے تو کس طرح ممکن ہے۔ کہ ایک مومن دُنیا کے کاروبار میں بھی پُوری جدوجہد اور کوشش کرنے کی بجائے گوشہ نشینی اختیار کر لے اور سمجھے۔ کہ اس نے بہت بڑی قربانی کی ہے۔ اور وہ خدا تعالےٰ کے حضور اجرِ عظیم کا مستحق ہے۔ کیونکہ اس نے تو اپنی کم ہمتی کی وجہ سے اپنے حلقۂ عمل کو بہت تنگ کر لیا۔ اور مشکلات سے ڈر کر میدانِ عمل میں نکل کر کام کرنے کی بجائے گوشہ نشینی اختیار کر لی ؎

مسلمانوں کے ادبار میں جن امور کو دخل ہے۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ انہوں نے کم ہمتی کو توکّل۔ گوشہ نشینی کو اتقا کی علامت اور ہاتھ پاؤں توڑ کر بے کار بیٹھ رہنے کو باعثِ بزرگی قرار دے لیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جن لوگوں نے یہ رنگ ڈھنگ اختیار کیا۔ وہ نہ صرف دوسروں کے لئے بار بن گئے بلکہ انہوں نے تمام مسلمانوں کی ذہنیت بگاڑ کر رکھ دی۔ ان میں پست ہمتی اور کم حوصلگی پیدا کر دی۔ اور آخر کار دُنیا کی عملی زندگی کی دوڑ میں وُہ سب سے پیچھے رہ گئے ؎

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسلمانوں کی اس ذہنیت کو بھی بدلنے کی کوشش فرمائی۔ چنانچہ یہ فقرہ آپ کے ملفوظات میں کئی جگہ موجود ہے کہ ’’دست در کار و دل با یار‘‘ یعنی خدا تعالےٰ کی یاد انسان کے دُنیوی کاروبار میں مخل نہیں ہو سکتی۔ بلکہ انسان کو ہر کام کرتے ہوئے خدا تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ ایک موقعہ پر آپ نے فرمایا:۔

’’ترکِ دُنیا کے یہ معنی نہیں ہیں۔ کہ انسان سب کام کاج چھوڑ کر گوشہ نشینی اختیار کرے۔ ہم اس بات سے منع نہیں کرتے۔ کہ ملازم اپنی ملازمت کرے۔ اور تاجر اپنی تجارت میں مصروف رہے۔ اور زمیندار اپنی کاشت کا انتظام کرے۔ لیکن ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ انسان کو ایسا ہونا چاہیئے۔ کہ دست در کار و دل با یار۔ انسان خدا تعالےٰ کی رضامندی پر چلے۔ کسی معاملہ میں شریعت کے برخلاف کوئی کام نہ کرے۔ جب خدا مقدم ہو تو اسی میں انسان کی نجات ہے‘‘۔ (بدر ۱۵ نومبر ۱۹۰۶ء)

ان مختصر الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مومن کی زندگی کا نقشہ کھینچ کر رکھ دیا ہے۔ اپنی دُنیوی ضروریات پوری کرنے کے لئے اور دُنیا میں ترقی و خوشحالی حاصل کرنے کے لئے ہر جائز کام پوری سرگرمی سے کرنے کی آپ نے اجازت دی ہے۔ ہاں ایک شرط لگا دی ہے۔ اور یہی شرط ایسی ہے۔ کہ اس کو پیش نظر رکھنے والے کا کوئی کام دُنیوی نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ دینی رنگ اختیار کر لیتا ہے اور وہ شرط یہ ہے۔ کہ انسان کسی معاملہ میں شریعت کے برخلاف کوئی کام نہ کرے۔ بلکہ ہر قدم پر خدا تعالےٰ کی رضا مقدم ہو۔ جب انسان کا یہ طریق عمل ہو۔ اور ساتھ ہی اس کی یہ نیت اور ارادہ ہو۔ کہ خدا تعالےٰ کی خاطر اگر اسے اپنی ملازمت، یا اپنی تجارت یا اپنی کاشت کاری کو ترک کرنا پڑے۔ تو ایک لمحہ کا بھی توقف نہ کرے گا۔ اور اس کا ثبوت وُہ اپنی آمدنی سے فراخدلی اور بشاشت کے ساتھ خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ کر کے دیتا رہے اور کسی مالی مطالبہ میں حصہ لینے سے محروم نہ رہے تو کون کہہ سکتا ہے۔ کہ ایسے شخص کی ملازمت یا تجارت یا کاشت کاری میں مصروفیت دین کیلئے نہیں ؎

جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو اور خاص کر نوجوانوں کو یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ انہیں اس زندگی کے کاروبار کے ہر شعبہ میں پوری کوشش اور سرگرمی کے ساتھ حصہ لینا چاہیئے۔ اور دوسروں سے ہر رنگ میں سبقت لے جانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ یہ نہ صرف جائز ہے۔ بلکہ نہایت ضروری ہے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بارہا اس طرف توجہ دلا چکے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی خیال رکھنا چاہیئے کہ ایک تو کسی مرحلہ پر اور کسی معاملہ میں کوئی قدم احکام شریعت کے خلاف ......

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ رجون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ½ ۸ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد اور نزلہ کے باعث علیل ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں:

جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال۔ ایم۔ اے کی اہلیہ صاحبہ چند روز سے بہت بیمار ہیں۔ اور نور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ۲ رجون کی شام کو ان کی عیادت کے لئے ہسپتال میں تشریف لے گئے:

۴ رجون بعد نماز عصر ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کی بیٹی ناصرہ بیگم صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ جس میں بہت سے اصحاب مدعو تھے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بہت سے ارکان نے شمولیت فرمائی۔ مدعوئین کی مٹھائی اور شربت سے تواضع کی گئی۔ برات چنیوٹ سے آئی تھی۔ جو آج صبح چھ بجے کی ٹرین سے واپس چلی گئی:

بابو عبد القادر صاحب پوسٹل کلرک قادیان نے اپنے لڑکے منیر احمد کی دعوت ولیمہ میں ۲ رجون کی شام کو بہت سے اصحاب کو مدعو کیا:

۳ رجون کسی قدر بارش ہوئی:

افسوس میاں عبد الحق صاحب زرگر سکنہ بھیرو چیچی جو ہجرت کر کے قادیان آ گئے تھے ... روز لگاتار بخار بیمار رہنے کے بعد ۲ رجون کو بعمر ۳۲ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھایا۔ اور لاش مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئی۔ مرحوم نہایت مخلص اور مستعد نوجوان تھے۔ احباب درجات کی بلندی کے لئے دعا کریں:

منشی رحمۃ اللہ صاحب سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گنج (لاہور) جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے ۴ رجون کو وفات پا گئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بوجہ موصی نہ ہونے کے مرحوم قدیمی قبرستان میں دفن کئے گئے۔ احباب دعائے مغفرت کریں:

مولوی ظہور حسین صاحب مبلغ کی خوشدامن عائشہ بی بی صاحبہ کئی ماہ بیمار رہنے کے بعد ۴ رجون کو بعمر ۶۹ سال وفات پا گئیں۔ آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومہ مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئیں۔ درجات کی بلندی کے لئے دعا کی جائے:

۴ رجون مرزا اسلام اللہ بیگ صاحب کی تائی نور جان صاحبہ بعمر تقریباً ۱۲۵ سال وفات پا گئیں۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومہ مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئیں۔ مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ تھیں:

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد ہے۔ کہ صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ابن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کامیابی اور بخیریت واپسی کے لئے تمام احمدی جماعتیں دعا کرتی رہیں۔ نیز ۹ رجون سے انکا امتحان شروع ہونے والا ہے۔ جو ۱۵ رجون تک جاری رہے گا۔ اس میں کامیابی کے لئے بھی دعا کی جائے:

تین روز اخبار "الفضل" کیوں شائع نہیں ہو سکا

الحمد للہ چار دن کی سخت دوڑ دھوپ کے بعد اخبار کی طباعت کا انتظام ہو گیا۔ اور تین دن کے ناغہ کے بعد اخبار ناظرین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ جیسا کہ بذریعہ چٹھی احباب کی خدمت میں عرض کر دیا گیا تھا یکم جون کی رات کو جبکہ ۳ رجون کا اخبار چھپ رہا تھا مشین کا ایک نہایت ضروری پرزہ ٹوٹ گیا۔ ہر چند کوشش کی گئی۔ کہ اخبار چھپ سکے۔ مگر کوئی جدوجہد کارگر نہ ہو سکی۔ اور ۲ رجون کو صبح کی گاڑی سے ایک آدمی بٹالہ اس امید پر بھیجا گیا۔ کہ وہ پرزہ بنوا کر ۱۲ بجے کی گاڑی سے واپس آ جائیگا۔ اور آج اور کل کے دونوں پرچے چھاپ کر ایک ہی ڈاک میں بھجوا دیں گے۔ لیکن وہ بارہ بجے کی بجائے رات کے آٹھ بجے پہونچ سکا اسی وقت نیا پرزہ فٹ کر کے جب مشین چلانے کی کوشش کی گئی تو مشین کو اور نقصان پہونچ گیا۔ یعنی دو بڑی گراریاں ٹوٹ گئیں۔ اس پر ایک طرف تو یہ کوشش کی گئی کہ لاہور سے اسی سائز کی گراریاں یا پھر دوسری مشین جلد سے جلد منگائی جائے۔ اور دوسری طرف یہ سعی کی گئی کہ اللہ بخش سٹیم پریس قادیان کی مشین پر اخبار چھاپنے کی اجازت حاصل کی جائے۔ چنانچہ جہاں ۳ رجون کو لاہور آدمی بھیجے گئے۔ وہاں گورداسپور بھی روانہ کر دیئے گئے۔ مدنظر یہ بات تھی۔ کہ جو انتظام بھی جلد سے جلد ہو سکے۔ اسی سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔ ۴ تاریخ کو گورداسپور سے یہ اطلاع پہنچی کہ سوائے نیا ڈکلریشن اللہ بخش سٹیم پریس کا داخل کرا کے منظور کرانے کے اور کسی صورت میں اخبار چھاپنے کی اجازت نہیں مل سکتی۔ اور چونکہ ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور ڈلہوزی میں ہیں۔ اسلئے ہم وہاں جا رہے ہیں۔ ادھر لاہور سے رات کے بارہ بجے کے قریب نہ صرف گراریاں بلکہ ایک مکمل مشین لے کر آدمی پہونچ گئے۔ اس وقت بذریعہ ٹیلیفون کوشش کی گئی کہ ڈلہوزی جانے والے اصحاب کو جو اس وقت پٹھانکوٹ پہونچ چکے تھے۔ تاکہ صبح کی پہلی سروس سے ڈلہوزی پہونچ سکیں۔ روک سکیں مگر انکو اطلاع دینے کی کوئی صورت نہ پیدا ہو سکی۔ آج ۵ رجون کی صبح کو بذریعہ فون ڈلہوزی انہیں اطلاع دیدی گئی۔ کہ وہ نیا ڈکلریشن حاصل کرنے کی کوشش نہ کریں۔ بلکہ کاغذات۔ داخل دفتر کرا دیں۔ اور ادھر مشین تیار کر کے اخبار چھاپا گیا۔ جو احباب کی خدمت میں پیش ہے:

اخبار کے یک لخت بند ہو جانے کی وجہ سے جماعت میں جو اضطراب پیدا ہو سکتا تھا۔ اس کا ہمیں پورا پورا احساس تھا۔ اور اسی وجہ سے ایک طرف تو ہم نے بذریعہ چٹھی اطلاع دینی ضروری سمجھی۔ اور دوسری طرف جیسا کہ بیان کردہ حالات سے ظاہر ہے۔ جو کوشش بھی ممکن تھی انتہائی سرگرمی کے ساتھ کی گئی۔ اور گراں بار اخراجات برداشت کر کے کی گئی۔ الحمد للہ کہ خدا تعالیٰ نے جلد کامیابی عطا کی۔ اور ہم احباب کرام کی خدمت میں اخبار پیش کرنے کے قابل ہو سکے:

ایک مرکزی شہر کی بجائے کسی اور مقام سے روزانہ اخبار شائع کرنے میں جسقدر مشکلات پیش آ سکتی ہیں۔ انکا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ پنجاب میں سوائے لاہور کے اور کسی شہر حتیٰ کہ امرتسر ایسے بڑے شہر سے بھی کوئی روزانہ اخبار شائع نہیں ہو رہا۔ اور جب کوئی شائع ہوا وہ چل نہیں سکا۔ قادیان تو ابھی ایک بہت چھوٹا سا قصبہ ہے۔ یہاں سے روزانہ اخبار کا شائع ہونا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک نشان ہے۔ کیونکہ یہاں اس قدر مشکلات ہیں۔ کہ عام حالات میں ان کا دور ہونا ناممکن نظر آتا ہے خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ وہ ہماری دستگیری کر رہا ہے۔ احباب کرام کو اس کے شکر میں الفضل کی مالی حالت کو مضبوط بنانے اور اسکی خریداری بڑھانے کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ وہ پیش آمدہ مشکلات کو جلد سے جلد دور کرنے کی کوشش کر سکے:

خاکسار منیجر الفضل

الکتابُ والحکمۃ

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

(۲۳۷) قابیل کا اُستاد کوّا

فبعث اللہ غرابًا یبحث فی الارض لیریہ کیف یواری سواۃ اخیہ ۔ قال یاویلتٰی اعجزت ان اکون مثل ھٰذا الغراب فاواری سواۃ اخیہ فاصبح من النادمین ۔ (مائدہ) جب قابیل نے ہابیل کو مار ڈالا ۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ صرف قتل سے ہی نہیں ۔ بلکہ کسی قدرتی طور سے بھی آدم کا کوئی بیٹا اس وقت تک نہیں مرا تھا ۔ ورنہ اُسے دفن کرنے کا علم ہوتا ۔ ہاں جانوروں کو مرتے دیکھا ہوگا ۔ مگر ان کو دفن نہیں کیا جاتا تھا ۔ غرض وہ اسی فکر میں تھا ۔ کہ لاش کو کیا کروں ۔ کہ اتنے میں ایک کوّے کو دیکھا ۔ کہ ایک ٹکڑا روٹی کا ۔ یا ایسی ہی کوئی کھانے کی چیز زمین کرید کر دبا رہا ہے ۔ جب کوّا اس چیز کو دبا کر اڑ گیا ۔ تو قابیل کو یہ بات سوجھ گئی ۔ کہ میں بھی ہابیل کی لاش کو اسی طرح مٹی کے نیچے چھپا دوں ۔ کوّے اور کتّے اور بعض دیگر حیوانات میں یہ قدرتی عادت ہوتی ہے ۔ کہ کھا کر بچا کھچا زمین میں دبا دیتے ہیں ۔ اور پھر ضرورت کے وقت آکر نکال لیتے ہیں ۔ یہ مراد نہیں ۔ کہ کوّے نے دوسرے کوّے کی لاش کو دبایا تھا ۔ کیونکہ کوّے تو دوسرے کوّے کی لاش کو دیکھ کر غل مچاتے ہیں ۔ اور ڈرتے ہیں اور دور دور رہتے ہیں ۔ نہ یہ کہ پاس آئیں اور اس کی تجہیز و تکفین کریں ۔ اگر کوّا دوسرے کوّے کو دفن کرتا ۔ تو یہ ایک خلافِ مشاہدہ اور خلافِ فطرت بات ہوتی ۔ اس وقت تو قابیل شکر کرتا ۔ کہ مجھے سکھانے کو خدا نے بطور معجزہ یہ کوّا بھیجا ہے ۔ نہ کہ نادم ہوتا ۔ کہ میں انسان ہوکر یہ بات بھی نہ سوچ سکا اور اصبح من النادمین کی جگہ اصبح من الشاکرین ہوتا ۔

غرض سارے قصہ کا اتنا مطلب ہے کہ کوّے کی وجہ سے قابیل دفن کے طریقہ کو سمجھ گیا ۔ باقی یہ کہنا ۔ کہ کوّے ایک دوسرے کو دفن کرتے ہیں ۔ تبھی تو کسی کوّے کی لاش نہیں دیکھی جاتی ۔ یہ غلط ہے کیونکہ میں نے بیسیوں کوّوں کی لاشیں دیکھی ہیں اور وہ مدتوں پڑی بھی رہیں ۔ کبھی دوسرے کوّے ان کو دفن کرنے نہیں آئے ۔

دُنیا میں انسان کو بہت سی باتوں کا علم اسی طرح آتا ہے ۔ نیوٹن نے صرف ایک سیب کو زمین پر گرتے دیکھا تھا ۔ اور گو ہمیشہ سے لوگ ایسے نظارے دیکھتے آتے تھے ۔ مگر اس وقت معًا اس کے دل میں یہ بات پڑ گئی ۔ کہ یہ زمین کی کشش ہے ۔ جو ہر چیز کو کھینچتی ہے ۔ اب یہ کہنا ۔ کہ جس وقت وہ سیب زمین پر گرا ۔ وہ چیختا جاتا تھا ۔ کہ اے نیوٹن ﷲ مجھے بچا ۔ مجھے زمین اپنی طرف کھینچ رہی ہے لغو بات ہوگی ۔ انسان ذرا سی بات سے اپنے مفید مطلب نتیجہ نکال لیتا ہے ۔ اسی طرح قابیل نے نکال لیا ۔

(۲۳۸) اسلام کی تبلیغ ہر ملک اور ہر زمانہ کے لئے ہے

اسلام کی تبلیغ عالمگیر اور ہر زمانہ اور ہر شخص کے لئے ہے ۔ واوحی الیّ ھٰذا القراٰن لانذرکم بہ ومن بلغ ۔ (انعام) یعنی یہ قرآن اس لئے مجھ پر وحی کیا گیا ہے ۔ کہ تم کو خبردار کروں ۔ اور ہر اس شخص کو بھی جس کے پاس یہ پہونچے ۔ خواہ کوئی ملک ہو ۔ یا کوئی زمانہ ۔

(۲۳۹) خدائی تقدیر کو مخلوق نہیں ٹال سکتی ۔

لامبدل لکلمات اللہ کہکر لوگ یہ معنے سمجھتے ہیں ۔ کہ ” خدا کی تقدیر نہیں ٹل سکتی “ اس کے ہرگز یہ معنی نہیں ۔ اس کے معنے تو یہ ہیں ۔ کہ ” کوئی اور خدا تعالےٰ کی تقدیر یا فیصلہ کو ٹالنے والا نہیں “ سو یہ واقعی سچ ہے ۔ کہ خدا کے کئے ہوئے کو کون ٹال سکے لیکن وہ خود تو ٹال سکتا ہے ۔ بلکہ ٹالتا رہتا ہے ۔ یفعل ما یشاء بل یداہ مبسوطتان

قادر ہے وہ بارگاہ ٹوٹا کام بنا دے
بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے

(۲۴۰) السلام علیکم ورحمۃ اللہ

واذا جاءک الذین یؤمنون بآیاتنا فقل سلامٌ علیکم کتب ربکم علیٰ نفسہ الرحمۃ (انعام) اس سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ مسلمان ایک دوسرے کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا کریں ۔ یہ آیت ہے ۔ جس میں سے مروجہ سلام لیا گیا ہے ۔

(۲۴۱) حضرت ابراہیم کا مباحثہ

اس بات کا ثبوت کہ ستاروں ۔ چاند ۔ اور سورج کا ذکر جو حضرت ابراہیم نے کیا ۔ اور لا احب الاٰفلین کہا ۔ یہ محض ایک مباحثہ اور سمجھانے کا رنگ تھا ۔ یہ ہے ۔ کہ اس سے معًا پہلے یہ آیت ہے وکذالک نری ابراھیم ملکوت السمٰوٰت والارض یعنی ہم نے ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہی کا علم دیا ۔ اس کے بعد اس نے یہ باتیں کیں ۔ بھلا علم کے بعد کون کہہ سکتا ہے ۔ کہ سورج میرا رب ہے یا ستارے ہمارے رب ہیں ۔ اسی طرح معًا بعد فرماتا ہے ۔ کہ حاجہ قومہ قال اتحاجونی فی اللہ وقد ھدان ۔ اور ذرا آگے چلکر فرمایا ۔ کہ تلک حجتنا اٰتینٰھا ابراھیم علیٰ قومہ پس یہ ساری علمی بحث ہی تھی ہرگز یہ نہ تھا ۔ کہ پہلے حضرت ابراہیم نے ان کو اپنا رب تسلیم کیا ۔ پھر کچھ مدت تک تجربہ کرکے ان سے ارتداد اختیار کیا ۔ بلکہ مباحثہ کی خاطر ان کو فرضی طور پر رب تسلیم کرکے پھر ان کی بناوٹ اور محتاجی اور نقائص کی وجہ سے ان کی الوہیت کو رد کیا ۔

(۲۴۲) جادوگروں کے سانپ اور عصائے موسیٰ

فرعون کے ساحروں نے لاٹھیاں ۔ اور رسیاں لے کر ان پر توجہ شروع کی ۔ تو اثر یہ ہوا ۔ کہ وہ کچھ حرکت کرنے لگیں ۔ جیسا کہ زبردست مسمریزر کر سکتے ہیں ۔ خدا تعالےٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو کہا ۔ کہ اب تو اپنا عصا ان کے درمیان پھینک دے ۔ اس کا اثر یہ ہوا ۔ کہ ساحروں کی توجہ ٹوٹ گئی ۔ اور پھر جو نبی کی قوتِ قدسیہ اور فرشتوں کے اثر روحانی کی وجہ سے اپنی توجہ بالکل نہ جما سکے ۔ بہتیری کوشش کی ۔ مگر ناکام رہے ۔ اور وہ حالت رعب کی ان پر طاری ہوگئی ۔ کہ ان کا عمل بے کار ہوگیا ۔ اور انہوں نے محسوس کر لیا ۔ کہ گویا ہماری سیسیم نگل گئی ۔ یہ احساس تھا جس نے ان کو موسیٰ علیہ السلام کی قوتِ قدسیہ کا قائل کرا دیا ۔ گویا وہ مفلوج ہوگئے تھے ۔ عصا کا سانپوں کو کھا جانا ایک استعارہ ہے کہ گویا ان کا دم نکل گیا ۔ یا عصا کے آگے وہ چیزیں نابود ہوگئیں ۔ لغوی طور پر تلقف کے معنے ہیں ۔ جلدی سے پکڑ لیا ۔ یعنے جو تماشا وہ کر رہے تھے ۔ اس میں ان کو ایسا پکڑا کہ وہ بے کار ہوگئے ۔ یاد رکھیں ۔ کہ مسمریزر بھی ناظرین پر ” توجہ “ کرتا ہے اور اسی کا نام سحر ہے ۔ خدا بھی اپنے بندوں پر توجہ کرتا ہے ۔ اس کا نام معجزہ ہے ۔ چونکہ اللہ تعالےٰ کی توجہ سب سے زبردست ہوتی ہے ۔ اس لئے نبی کا معجزہ ساحروں کی توجہ پر غالب آجاتا ہے ۔ اسی طرح یاد رکھنا چاہیئے ۔ کہ ساحر یعنی مسمریزر اپنی مرضی کے مطابق لوگوں میں ” تخیل “ پیدا کر دیتا ہے سانپ نظر آنے ۔

جناب مولوی محمد علی صاحب اور فیصلہ کن مناظرہ

مولوی عمر الدین صاحب کی تحریرات سے اتمام حجت

بعض دوستوں کا خیال ہے کہ فیصلہ کن مناظرہ کے سلسلہ میں بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ اور نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر فیصلہ کن مناظرہ سے جناب مولوی محمد علی صاحب کے صریح فرار کے متعلق پوری وضاحت ہو چکی ہے اس لئے اس معاملہ کو بالکل ترک کر دیا جائے۔ میں احباب کی رائے کے پہلے حصہ سے کلی اتفاق کرتا ہوں۔ لیکن افسوس ہے کہ جب تک مولوی محمد علی صاحب اپنی مندرجہ ذیل تحریر پر خط تنسیخ نہیں کھینچ دیتے اس معاملہ کو ترک نہیں کیا جا سکتا۔ مولوی صاحب تحریر فرماتے ہیں:

"میں تم کو خدا کی قسم دیکر کہتا ہوں کہ آؤ سب سے پہلے ایک بات کا فیصلہ کر لو۔ اور جب تک وہ فیصلہ نہ ہو جائے دوسرے معاملات کو ملتوی رکھو۔ اصل جڑ سارے اختلافات کی صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قسم نبوت کا مسئلہ ہے۔"

پس ہم دوسرے معاملات کو ملتوی کر سکتے ہیں۔ اگر نبوت مسیح موعود علیہ السلام پر فیصلہ کن مناظرہ کرنا ہمارا اور مولوی صاحب کا اولین فرض ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنفس نفیس اس موضوع پر مناظرہ کرنے کا اعلان فرما چکے ہیں۔ پھر مولوی محمد علی صاحب کے لئے کوئی گریز کا موقعہ ہے۔ ہم تو مولوی صاحب کو یاد دلاتے رہیں گے۔ کہ آپ کی تحریر اور قسمیہ تحریر کے مطابق مناظرہ کرنے کے لئے بالکل تیار ہیں۔ اور قیامت کے روز بھی اللہ تعالےٰ کے سامنے عرض کریں گے۔ کہ اے خدا! تیرے نام کا واسطہ دیکر مولوی محمد علی صاحب نے ہم کو نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بحث کے لئے بلایا۔ ہم تیار تھے۔ ہم نے بار بار ان سے درخواست کی۔ کہ آپ اس موضوع پر فیصلہ کن مناظرہ کر لیجئے۔ مگر اے خدائے ذوالجلال تو جانتا ہے کہ مولوی صاحب اپنی اس تحریر کے مطابق مناظرہ کے لئے بالکل تیار نہ ہوئے غرض ہم تو اس تحریر کو تا زندگی جناب مولوی محمد علی صاحب کی خدمت میں پیش کرتے رہیں گے۔ یہ علیحدہ امر ہے۔ کہ وہ اس کی طرف متوجہ نہ ہوں۔ اس کا جواب نہ دیں۔ جیسا کہ انکی طرف سے اب تک ہو رہا ہے۔

"پیغام صلح" ۲۶ جنوری ۱۹۳۸ء میں مولوی عمر الدین صاحب نے لکھا تھا کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر انہوں نے جناب مولوی محمد علی صاحب سے میرے مضامین کے جواب کے لئے درخواست کی۔ تو جناب نے عجیب انداز بے نیازی کا اظہار کرتے ہوئے مولوی عمر الدین صاحب سے کہا۔ "آپ ان مضامین کا جواب لکھیں" گویا آج تک تو جناب مولوی صاحب کے خطبات۔ ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" کے شرمبار مقالات یونہی تھے۔ اب مولوی عمر الدین صاحب جواب لکھیں گے۔ بہت اچھا ہمیں معقول جواب چاہیئے۔ مولوی عمر الدین صاحب لکھیں یا کوئی اور جناب مولوی محمد علی صاحب کے واضح الفاظ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مناظرہ کیلئے تحدی کے بارے میں درج ہو چکے ہیں۔ اور ہم ان کی بناء پر اسی موضوع پر فیصلہ کن مناظرہ کے لئے بلاتے ہیں۔ مولوی عمر الدین صاحب اس پر نہایت سادگی سے فرماتے ہیں:

"قادیانیوں کو صرف نبوت پر بحث کے لئے غالباً اس لئے ضد ہے کہ اس میں متشابہ عبارتوں سے وہ دھوکہ دے سکتے ہیں یا جن سے وہ خود بھی فریب خوردہ ہی ہیں۔"

نہیں صاحب! ہمیں اس لئے ضد نہیں کہ ہم کسی کو متشابہ عبارتوں سے دھوکہ دیں۔ آپ جانیں اور آپکا کام۔ ہم تو معقولیت کی وجہ سے اس پر مصر ہیں۔ ہاں مولوی محمد علی صاحب کی قسمیہ دعوت کی بناء پر مصر ہیں۔ اور اس اصرار کو کبھی نہیں چھوڑیں گے۔ سوائے اس کے کہ جناب مولوی محمد علی صاحب فرما دیں۔ کہ میں اس تحریر کو غلط سمجھتا ہوں۔ اور میں اس دعوت کو واپس لیتا ہوں۔ جب تک اصل داعی اور اس کے الفاظ موجود ہیں۔ اسکا اقرار موجود ہے۔ ایسے چست گواہوں کے ہمیں "دھوکہ" وغیرہ کے شریفانہ الفاظ سے خطاب کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ یقین فرمایئے کہ ان گالیوں کے باعث ہم اپنے معقول مسلک سے ایک انچ بھی ادھر ادھر نہ ہوں گے۔

مولوی عمر الدین صاحب کے مضمون ۲۶ جنوری کا جواب میں الفضل کی ایک گزشتہ اشاعت میں دے چکا ہوں۔ جسپر کافی عرصہ گزر چکا ہے اور مولوی صاحب خاموش ہیں۔ اگر یہ سچ ہے۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب نے مولوی عمر الدین صاحب کو میرے مضامین کا جواب دینے کے لئے مقرر فرمایا ہے تو فیصلہ ہو گیا۔ کیونکہ اب لے دیکر مولوی عمر الدین صاحب کے پاس یہی بات رہ گئی تھی۔ کہ قادیانی ہار گئے شکست کھا گئے۔ کیونکہ وہ کفر و اسلام پر بحث نہیں کرتے۔ لہذا ہمیں نبوت حضرت مسیح موعود پر بحث کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ مولوی محمد علی صاحب اس غلط امر کو بجز ت اپنے خطبات میں منبر پر کھڑے ہو کر بیان کر چکے۔ اور فتح کے شادیانے بجا چکے ہیں۔ حالانکہ واقعی امر یہ ہے۔ کہ ہم نے کفر و اسلام پر بحث سے کبھی انکار نہیں کیا۔ مگر ہمارے نزدیک وہ مستقل موضوع نہیں۔ اصل جڑ سارے اختلاف کی صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا مسئلہ ہے۔ اس لئے اسپر سب سے پہلے بحث ہوگی۔ اور ضمناً پوری تفصیل سے کفر و اسلام پر بھی بحث ہو گی۔ جناب مولوی محمد علی صاحب ہماری اس معقول ترتیب کو ہمارے انکار ہماری شکست سے تعبیر فرماتے ہیں اور خطبہ جمعہ میں اسکا اعلان کرتے ہیں۔ مگر انکے آزاد خیال مقتدیوں میں سے کوئی نہیں پوچھتا کہ قادیانیوں نے انکار کہاں کیا ہے۔ خیر یہ انکا گھر کا معاملہ ہے۔ میں یہ کہہ رہا تھا اگر یہ درست ہے۔ کہ مولوی عمر الدین صاحب کو مولوی محمد علی صاحب نے جواب کے لئے مقرر فرمایا ہے تو فیصلہ کی امید کی جا سکتی ہے۔ کیونکہ مولوی عمر الدین صاحب کی حسب ذیل دو تحریریں میرے پاس موجود ہیں:

پہلی تحریر

"میرا یقین ہے کہ اگر جناب میاں صاحب حسب تجویز مولانا محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور مناظرہ مسئلہ کفر و اسلام پر منظور کیا اور صرف نبوت پر ہی بحث کے لئے تیار ہوئے۔ تو مولانا محمد علی صاحب اس حال میں مسئلہ نبوت پر ہی بحث کے لئے تیار ہو جائینگے۔"

دوسری تحریر

"آپ (خاکسار) کفر و اسلام پر بحث سے انکار نہیں کرتے۔ بلکہ ضمناً اس بحث کی پوری گنجائش دیتے ہیں۔ پس اب معاملہ صرف اس قدر رہ گیا۔ کہ ہم مستقل بحث مسئلہ کفر و اسلام کو قرار دیتے ہیں۔ آپ اسے ضمنی بحث رکھتے ہیں۔ فرق تو کچھ نہیں رہا۔ اگر میں خود مناظر ہوتا تو کہہ دیتا کہ چلیئے یونہی سہی۔ مگر مولانا محمد علی صاحب بہت محتاط انسان ہیں" (۱۲ جنوری ۱۹۳۷ء)

جنوری ۱۹۳۷ء میں مولوی عمر الدین صاحب نے ایک یقین کا اظہار کیا۔ شائد انہیں جناب مولوی محمد علی صاحب کے متعلق حسن ظن ہو گا۔ لیکن آخر دسمبر ۱۹۳۷ء میں سال بھر کے ہمارے مضامین کے بعد فیصلہ کیا کہ جماعت احمدیہ قادیان کسی موضوع پر مناظرہ سے گریز نہیں کرتی۔ بلکہ ہر موضوع پر بحث کی پوری گنجائش دیتی ہے۔ اور درحقیقت مولوی محمد علی صاحب کے مطالبہ کفر و اسلام کو بھی پورا کر دیا گیا ہے۔ کوئی فرق نہیں رہا۔ اب جو مناظرہ نہیں ہو رہا۔ تو اس کا باعث صرف اور صرف یہ ہے کہ "مولانا محمد علی صاحب بہت محتاط انسان" واقع ہوئے ہیں لیکن میں کہتا ہوں کہ ایسے "محتاط انسان" کو چیلنج

احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ لاہور کے زیر اہتمام مذہبی کانفرنس

مختلف مذاہب کے نمائندوں کی تقریریں مسئلہ نجات پر

لاہور ۲۹ مئی ۱۹۳۸ء (بذریعہ ڈاک)

آج بعد نماز مغرب وائی۔ ایم۔ سی۔ اے ہال میں احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ کے زیر اہتمام ایک مذہبی کانفرنس بصدارت جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور منعقد ہوئی جس میں برہمو سماج۔ عیسائیت۔ آریہ سماج اور اسلام کے نمائندگان نے "مذاہب اور نجات" کے موضوع پر اپنے اپنے مذہب کا نقطۂ نظر پیش کیا۔

برہمو سماج کے نمائندہ ڈاکٹر نرمل چندر صاحب نے فرمایا۔ مسئلہ نجات کے متعلق ہمارا کوئی مقرر شدہ اصول یا عقیدہ نہیں ہے۔ بلکہ اس مسئلہ کے متعلق ہمیں آزادی ہے کہ اپنی اپنی عقل و سمجھ کے مطابق ہم کوئی رائے قائم کرلیں۔ اس کے بعد آپ نے اپنی ذاتی رائے پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے نزدیک نجات کا سوائے اس کے اور کوئی مفہوم نہیں کہ انسان دنیا میں حتی الامکان ادنیٰ عالت سے اعلیٰ حالت کی طرف ترقی کرتا چلا جائے۔

پادری میلارام صاحب نے عیسائیت کی نمائندگی کرتے ہوئے فرمایا۔ چونکہ انسان کو گناہ آدم سے ورثہ میں ملا ہے اس لئے نجات کیلئے ضروری تھا کہ کوئی ایسی ہستی آتی جو لوث گناہ سے بالکل پاک و مبرا ہوتی۔ اس لئے خداوند تعالیٰ نے اپنے بیٹے یسوع مسیح کو بھیجا۔ اور آج نجات کا واحد ذریعہ یسوع مسیح پر ایمان لانا ہے۔ آپ نے اس قسم کی مذہبی کانفرنسوں کے فوائد کا اعتراف کرتے ہوئے احمدیہ فیلوشپ کا شکریہ ادا کیا۔

ڈاکٹر بھگت رام صاحب نمائندہ آریہ سماج نے بھی اپنی تقریر کے شروع میں اس قسم کی کانفرنسوں کے انعقاد کے لئے شکریہ ادا کیا۔ آپ نے اپنی تقریر میں ہندوستان کی مختلف اقوام کو باہمی رواداری اتحاد اور اتفاق پیدا کرنے کی تلقین کی۔ اور اسی کو نجات کا ذریعہ ٹھیرایا۔ اشارۃً آپ نے مسئلہ تناسخ کا ذکر بھی کیا۔

بالآخر ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم نے اسلام کی نمائندگی میں نہایت مدلل اور پر مغز تقریر کی۔ گو مضمون کی اہمیت کے لحاظ سے وقت بہت تھوڑا تھا۔ لیکن آپ نے مختصر سے وقت میں نہایت عمدگی سے مسئلہ نجات کے متعلق اسلامی نقطۂ نگاہ کے تمام پہلوؤں کو واضح کیا سب سے پہلے آپ نے سورۃ بقر کی ابتدائی آیات سے استدلال کرتے ہوئے بتایا کہ اسلام نے حیات انسانی کا منتہائے مقصود نجات قرار نہیں دیا بلکہ فلاح یعنی خدا تعالیٰ کا قرب اور اس کی محبت کا حاصل کرنا رکھا ہے۔ اور نجات کو انسان کی کامیابی کا ایک ادنیٰ درجہ اور اصل مقصود کو حاصل کرنے کا ایک زینہ قرار دیا ہے۔ اسلام کے نزدیک نجات کیلئے تین چیزیں پیدا کرنی ضروری ہیں۔ اور وہ حقوق اللہ۔ حقوق العباد کو سرانجام دینا اور نبوت و رسالت پر ایمان لانا ہیں۔ آپنے ان تینوں فرائض کی وضاحت کی اور ثابت کیا کہ اسلام نجات کے متعلق افراط اور تفریط دونوں راستوں سے بچا کر وسطی راہ جو بہترین راہ ہے دکھاتا ہے۔ تقریر کے آخر میں آپنے فرمایا کہ اسلام نجات اور جنت کو مرنے کے بعد کی زندگی سے مخصوص نہیں کرتا۔ بلکہ وہ اس جہان میں بھی خدا کے کلام سے اپنی تازہ بتازہ وحی سے بہشت اور نجات کی لذت چکھا دیتا ہے۔ چنانچہ ہم جو جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں اس کے شاہد ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ آج بھی الہام کے ذریعہ اپنی ہستی اور نجات دینے کا عملی ثبوت دیتا ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد امت کے ہزاروں اولیاء نے اس نعمت سے حصہ پایا اور اس زمانہ میں سیدنا میرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خدا تعالیٰ ہمکلام ہوا۔ بالآخر صاحب صدر نے

چندہ تحریک جدید سال چہارم ادا کرنیوالے مخلصین کی فہرست

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تحریک جدید سال چہارم کی وعدہ کی سو فیصدی رقم جو احباب میعاد وعدہ ختم ہونے سے پہلے حضور کے پیش کر چکے ہیں ان کے اسمائے گرامی کی فہرست کا ایک حصہ پہلے شائع ہو چکا ہے۔ اور بقیہ ذیل میں دیا جا رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ان احباب کی فہرست بھی دعا کے لئے حضرت امیر المومنین کے حضور پیش کرنے کے بعد شکریہ کے ساتھ دی جا رہی ہے جنہوں نے وعدوں کی میعاد کے ختم ہونے کے قریبی زمانہ میں اپنے وعدوں کو سو فیصدی پورا کر دیا۔ جن جماعتوں اور افراد نے ابھی تک توجہ نہیں کی۔ ان کو بیدار کرنے کے لئے حضور کے ذیل کے ارشاد پیش کئے جاتے ہیں:۔

وہ جو غافل ہیں جو خدا تعالیٰ کے دین کی مدد سے کنارہ کشی کر رہے ہیں۔ جو مصائب کو دیکھتے اور انکے قدم لڑکھڑا جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ مصیبتوں کا زمانہ لمبا ہو گیا۔ ہم کب تک قربانیاں کرتے چلے جائیں۔ وہ وہ ہیں جن کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر کردی۔ وہ اس قابل نہیں کہ وہ اس جماعت میں رہ سکے۔ اور یقیناً اگر وہ اپنے خیال سے توبہ نہیں کرینگے تو کسی وقت میں ایسی ٹھوکر کھائیں گے۔ کہ ان کا رہا سہا ایمان بھی جاتا رہیگا۔ اور خدا تعالیٰ کے فضلوں سے بالکل محروم ہو جائیں۔ وہ بظاہر اس وقت مومن نظر آتے ہیں۔ مگر ان کا ایمان اندر سے کھوکھلا ہو چکا۔ وہ حقیقت ایمان سے بے نصیب ہو چکے ہیں۔ اور ایمان کی بشاشت ابھی نصیب نہیں ہوئی۔

میں نے آپکو بتایا تھا کہ ایک کے بعد دوسرا ابتلا آنے والا ہے۔ دشمن ایک طرف سے ناکام ہو کر دوسری طرف سے حملہ کرے گا۔ اور اس کی پوری کوشش ہوگی کہ آپکو تھکا دے۔ خدا نہ کرے کہ اس کی یہ خواہش پوری ہو۔ مگر میں آپ میں سے بعض کو تھکتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ میں بعض کی کمریں ایک ہلکے بوجھ کے نیچے بھی خم ہوتی دیکھتا ہوں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مومن کا راستہ پل صراط قرار دیا ہے۔ جو جہنم پر بندھا ہوا ہے۔ جس کے یہ معنے ہیں کہ اس پل پر جو ٹھہرا سیدھا جہنم میں گیا۔ یہ کیسا خطرناک انجام ہے۔ یہ کیسا بھیانک خاتمہ ہے۔ خدا اس سے ہر شخص کو محفوظ رکھے۔

اس بارے میں تحریک جدید کے مالی سکرٹری صاحبان کو خصوصیت سے توجہ دلائی جاتی ہے۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

نام	رقم
مسماۃ بیگم ہمشیرہ ڈاکٹر محمد منیر صاحب امرتسر	۱۰
ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب سارنگ	۳۰
مسٹر غازی الدین محمد یوسف صاحب پونہ	۱۰
اہلیہ چوہدری کرامت اللہ صاحب پشاور	۵
" ضیاء اللہ صاحب "	۵
غلام علی صاحب گنجاہ گجرات	۱۰
بابو غلام محمد صاحب فورمین باغبانپورہ	۶
این حمید صاحب کنانور	۱۵
حضرت ام المومنین صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ	۳۵
ڈاکٹر شمس الدین صاحب شموکولہ گڑگاؤں	۲۰
منشی محمد اسمٰعیل صاحب ٹینو باجوہ	۵
چوہدری علی محمد صاحب کوٹ جادہ امرتسر	۵
مبارک ۔۔۔ زرین سونگڑہ	۶
امۃ الحفیظ صاحبہ "	۵
غلام مصطفیٰ صاحب چک جھور ۱۱۷	۵
مسعودہ خاتون صاحبہ "	۲۰
عنایت اللہ صاحب چک لالہ راولپنڈی	۱۰
اہلیہ صاحبہ مولوی محمد احسان الحق صاحب دینگاہ	۵
بابو طفیل احمد صاحب قریشی جمشید پور	۵
حمزہ ابن عبدالقادر صاحب تحریک جدید بورڈنگ	۶
شیخ نورالدین صاحب رتی چھلہ	۵

بابو مقبول حسین صاحب دہلی -/۲۰
اہلیہ صاحبہ بابو نذیر احمد صاحب " -/۱۵
بابو عبد الحمید صاحب " -/۵
استانی کلثوم بیگم صاحبہ " -/۱۰
صغریٰ بیگم صاحبہ " -/۲۰
والدہ صاحبہ انجمہ ریحانہ صاحبہ " -/۵
رابعہ بی بی صاحبہ والدہ قریشی محمد اقبال صاحب چک چہور ۱۱ گ -/۱۰
محمد طفیل صاحب دیوانی وال گورداسپور -/۱۰
ملک غلام ربانی صاحب احمدیہ ہوسٹل -/۱۵
امیر علی صاحب ننگور -/۵
سلطان علی صاحب گرداور شاہ جیونہ جھنگ
مستری غلام حسین صاحب شاہدرہ -/۲۰
احمد حسین صاحب بورڈنگ تحریک جدید -/۵
شیخ عبد الحق صاحب اوورسیر کراچی
محمد الدین صاحب پنڈی چیری -/۵
چوہدری عبد الغنی صاحب چک ۱۰۷ ابہلول پور -/۱۱۷
ڈاکٹر عبد الحق صاحب ڈچکوٹ لائل پور -/۱۰
سید محمود علی صاحب کلکتہ -/۵
مولوی سید اختر حسین صاحب " -/۱۰
محمد صدیق و محمد یوسف صاحب " -/۱۰۰
عبد الحی صاحب بھاگل پور -/۵
ماسٹر علی بخش صاحب صریح -/۱۰
مولوی غلام حسین صاحب رہنا جامعہ احمدیہ -/۱۰

مستری رشید احمد صاحب دار البرکات -/۵
منشی صوفی محمد صاحب دفتر محاسب -/۵
بابا بوڑا صاحب -/۵
بھائی تاج الدین صاحب -/۵
آمنہ بیگم صاحبہ بنت شیخ عبد الرب صاحب لائل پور -/۳۰
منشی عبد الرحمن صاحب یحییٰ بیت المال -/۵
بابو عبد الغنی صاحب ایبٹ آباد -/۱۰
میاں عبد الغنی صاحب فیروزپور چھاؤنی -/۶۰
مرزا محمد عظیم صاحب پشاور -/۱
ڈاکٹر شریف اللہ صاحب " -/۵
منشی رحمت اللہ خان صاحب چک ۴۹ سرگودھا -/۱۰
ماسٹر محمد بخش صاحب ہائی سکول -/۵
محمد اقبال صاحب بھاٹی دروازہ لاہور -/۱۱
مولوی محمد عبد اللہ صاحب مسجد فضل -/۵
ملک محمد عبد اللہ صاحب تالیف و تصنیف -/۵
مولوی غلام نبی صاحب مصری دار العلوم -/۱۴
رحمت علی صاحب کلرک محمد آباد -/۲۵
چوہدری عبد الستار صاحب مرزنگ -/۱۰
شیخ عنایت اللہ صاحب " -/۳۰
بشیر الدین صاحب شملہ -/۱۰
اہلیہ خواجہ نظام الدین صاحب انبالہ -/۵
منشی محمد اسمٰعیل صاحب تحریک جدید ۴/۹
عبد العزیز صاحب جودھ پور -/۱۰
حکیم شوق محمد صاحب لمبین کرال -/۵
چوہدری عبد اللہ خان صاحب مالوکے بھگت -/۲۰
عبد العظیم صاحب مونگھیر -/۵
فضل حق خان صاحب حیدر آباد دکن -/۵
ظہیر النساء صاحبہ اہلیہ سید مصطفیٰ حسین صاحب -/۱۰
محمد علی صاحب چنور -/۱۰
منشی عبد العزیز صاحب مبارک آباد سندھ -/۵
مرزا محمد ولی بیگ صاحب شاہجہانپور -/۵

منافعہ پر روپیہ لگانے کا محفوظ اور نادر موقعہ

صدر انجمن احمدیہ کو تجارتی اغراض کے لئے کچھ روپے کی فوری ضرورت ہے جس میں منافعہ بفضل خدا یقینی ہے۔ اس لئے ان تمام دوستوں کو جو منافعہ پر روپیہ لگانے کے خواہشمند ہوں۔ یا جن کا روپیہ بینکوں میں رکھا ہو۔ اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ صدر انجمن ان تمام رقوم کے لئے جو اس اعلان کے ماتحت بطور قرض دی جائیں گی۔ ایسی جائداد روپیہ دینے والے اصحاب کے نام رہن کر دے گی۔ جس سے بصورت کرایہ یا لگان ان کو آٹھ فیصدی سالانہ کے قریب منافعہ ملتا رہے گا۔ جائداد کا انتظام اور وصولی کرایہ یا لگان وغیرہ بھی بذمہ صدر انجمن رہے گا۔ اور اس بارے میں روپیہ لگانے والے اصحاب کو کوئی زائد محنت یا روپیہ صرف کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ کرایہ یا لگان ماہوار یا ششماہی جیسا کہ ان کو پسند ہو۔ صدر انجمن احمدیہ خود ان کو ادا کیا کرے گی۔ تمام روپیہ بغرض ادخال امانت ناظم جائداد بنام محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان آنا چاہیئے۔ اور ترسیل زر کی اطلاع مجھے بھی دیدی جائے۔ (ملک) مولا بخش ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

تعدّدِ ازدواج کے اصُول کی فضیلت کا اعتراف

مسٹر شوپنہار کے قابلِ قدر خیالات

اسلام عالمگیر مذہب ہے۔ اس کے سیاسی اور تمدنی تمام قوانین عالمگیر ہیں۔ ایک عرصہ تک لوگ اپنی جہالت کے باعث اسلام کے کسی قانون پر اعتراض کرتے ہیں لیکن آخر کار ان کو ماننا پڑتا ہے کہ صحیح طریق وہی تھا۔ جو اسلام نے پیش کیا ہے۔ تعدد ازدواج کے اسلامی اصل پر یورپین مصنف بڑی شد و مد سے اعتراض کرتے آئے ہیں۔ آریہ وغیرہ بھی ان کی تقلید میں اس پاکیزہ قانون کے خلاف زبانِ طعن دراز کرتے رہتے ہیں۔ اور ایک سے زیادہ شادی کو عورت کے حقوق پر ظلم و تعدی سے تعبیر کرتے ہیں۔ لیکن اگر اسلامی قانون کی قیود و شرائط کو مدنظر رکھا جائے۔ تو یہ اعتراض محض غلط ثابت ہوتا ہے۔ اصولی طور پر ایک سے زیادہ شادی کے متعلق مغرب کے محققین کا نظریہ بھی بدل رہا ہے۔ اور وہ اس اجازت کو بنی نوع انسان بلکہ خود عورتوں کے لئے سراسر مفید قرار دے رہے ہیں۔ چنانچہ مشہور مصنف شوپنہار اپنے مقالہ بعنوان "عورت" میں لکھتا ہے:-

"انجام کار ان قوموں میں جن میں ایک سے زیادہ شادی کرنے کا رواج ہے۔ ہر عورت کا انتظام ہو جاتا ہے۔ لیکن جہاں صرف ایک ہی شادی کا رواج ہے۔ وہاں شادی شدہ عورتوں کی تعداد محدود ہوتی ہے۔ اور ایک بڑی تعداد بلا یار و مددگار رہ جاتی ہے۔ جو کہ اعلےٰ طبقوں میں مثل سن رسیدہ عورتوں کے بے کار زندگی کے دن گزارتی ہیں۔ اور نیچے طبقہ والی ایسے سخت کام اور محنت و مشقت پر مجبور ہو جاتی ہے۔ جو کہ ان کے لئے ہرگز موزون نہیں ہیں۔ اور ان کی زندگی بالکل بدمزہ اور بے لطف ہو جاتی ہے۔ مگر بعض اوقات ان کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اور ان کا ظاہرا کام اس مقصد کو حاصل کرنا ہوتا ہے کہ وہ اپنے دل سے ان جذبات کو نکالتی رہے۔ جو کہ خوش قسمت یعنی شادی شدہ عورتوں یا بعد شادی ہونے والی عورتوں میں پائے جاتے ہیں۔ صرف لندن میں اسی ہزار طوائفیں موجود ہیں۔ یہ عورتیں ہی ہیں جن کا یہ حشر صرف ایک شادی کے اصول سے ہوا۔ یہ ان کی بدقسمتی ہے۔ اور یہ انسانی قربانیاں ہیں۔ جو کہ صرف ایک شادی کے اصول پر ہوتی رہتی ہیں۔ جن عورتوں کی بدقسمتی کا ذکر ابھی کیا گیا۔ یہ یورپ کی شریف زادیوں کا لازمی انجام ہے۔ جن کے دماغوں میں غرور۔ نخوت۔ اور خود سری سمائی رہتی ہے اگر مجموعی حیثیت سے دیکھا جائے۔ تو ایک سے زیادہ شادی کرنے کا اصول عورتوں کے لئے نہایت مفید ہے۔"

گوجرانوالہ میں تبلیغی جلسہ

۳۰ مئی کو رات کے ۹ بجے محلہ باغبان پورہ میں ایک پبلک جلسہ زیر اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ بصدارت میر محمد بخش صاحب پلیڈر امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ منعقد ہوا۔ جس میں مولوی غلام احمد صاحب ارشد مبلغ نے "فضائل قرآن مجید" پر ایک گھنٹہ تقریر کی۔ جلسہ میں غیر احمدی۔ ہندو۔ سکھ اصحاب بھی شریک ہوئے۔ بعض مخالفین نے مقابل پر باغ مہان سنگھ میں جلسہ کیا۔ مگر پھر بھی ہمارے جلسہ میں بہت سے غیر احمدی شرفاء تشریف لائے۔

خاکسار عبد القادر سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ۔ گوجرانوالہ

اور دوسرے نظریہ کے اعتبار سے جبکہ ایک عورت متعدی اور دائمی امراض میں مبتلا رہتی ہے۔ یا بانجھ ہوتی ہے۔ یا پھر اپنے شوہر کی عمر کے لحاظ سے زیادہ معمر ہوتی ہے تو کیا سبب ہے۔ کہ یہ شخص دوسری شادی نہ کرے۔ وہ اغراض و مقاصد جو بیشتر آدمیوں کو مذہب تبدیل کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ لوگ اس غیر فطری ایک شادی کے اصول سے بغاوت کرتے ہیں"

(ترجمہ از رسالہ ساقی دہلی بابت مئی ۱۹۳۸ء صفحہ ۳۶)

مسٹر شو بہادر نے بہت آزادی سے تعدد ازدواج کے متعلق اپنے نظریہ کا اظہار کر دیا ہے۔ اور یقیناً یہ مسئلہ انسانی ضروریات کے لئے ازبس ضروری ہے۔ یقیناً وہ مذاہب عالمگیر نہیں ہو سکتے۔ جو کسی حالت میں بھی مرد کو دوسری شادی کی اجازت نہیں دیتے اس کا نتیجہ ظاہر ہے۔ اسلام نے ایک طرف انسانی حالات کے پیش نظر دوسری شادی کی اجازت دی ہے اور دوسری طرف عورت کے حقوق کی حفاظت کے لئے مرد کے ذمہ بہت سے اہم شروط لگا دیئے ہیں۔ یہی فطری تعلیم ہے۔ اور اسلام ہی عالمگیر مذہب ہے ! خاکسار ابوالعطاء جالندھری

نصرت گرلز ہائی سکول قادیان کا نتیجہ

امسال میٹرک کے امتحان میں سات طالبات شامل ہوئی تھیں۔ جن میں سے بفضل خدا حسب ذیل پانچ کامیاب ہوئیں۔

(۱) طیبہ صدیقہ بنت حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب ۵۱۱

(۲) سیدہ بیگم بنت حضرت میر محمد اسحٰق صاحب ۵۳۴

(۳) صادقہ بیگم بنت عبداللطیف صاحب مرحوم ۵۱۵

(۴) حمیدہ بیگم بنت بابو اکبر علی صاحب ۵۰۵

(۵) سعیدہ بیگم " " " ۴۷۳

مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷ کی اپیل کا فیصلہ

۲۴ مارچ کو ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور نے مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷ کا یہ فیصلہ سنایا تھا۔ کہ جماعت احمدیہ کے چار معزز اصحاب میں سے خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کو بری کرتے ہوئے حضرت میر محمد اسحٰق صاحب۔ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اور جناب مولوی ابوالعطاء اللہ دتا صاحب کی ایک سال کے لئے ایک ایک ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی۔ اور مصری پارٹی میں سے عبدالرب اور عبدالعزیز کو بری کرتے ہوئے شیخ عبدالرحمٰن مصری اور محمد صادق شیخم کی ایک سال کے لئے ایک ایک ہزار روپے کی ضمانت لی دونوں فریق کیطرف سے اس فیصلہ کے خلاف اپیل کیا گیا۔ جسکا فیصلہ حال میں ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر گورداسپور نے حسب ذیل سنایا ہے۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ اور حضرت میر محمد اسحاق صاحب ناظر ضیافت کو بری کر دیا ہے۔ اور حضرت مولوی اللہ دتا صاحب کی ضمانت برقرار رکھی ہے۔ نیز ماتحت عدالت کے بعض ریمارکس کو جو جماعت احمدیہ کے خلاف تھے۔۔

وصیّت

۵۰۶۱ منکہ سید محمد زکریا ولد سید حسین علی صاحب مرحوم قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن رسول پور ڈاکخانہ سونگھڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵ رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرا گذارہ اس وقت ماہوار تنخواہ پر ہے جو کہ مبلغ پندرہ روپے ماہوار ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ (دسویں حصہ) کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور انشاء اللہ تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ میری موروثی جائیداد غیر منقولہ زمین اور ایک مکان خام بھی ہیں۔ جو قابل تقسیم ہیں۔ تقسیم پر جس قدر جائیداد میرے حصہ میں آئے گی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ اگر میری وفات کے وقت مندرجہ بالا جائیداد کے علاوہ اور کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل کر دوں تو ایسی رقم وصیت کردہ رقم سے منہا کر دی جائے گی۔

العبد: سید محمد زکریا بقلم خود حال ٹیچر این۔ سی ایم۔ ای سکول براتا بازار بھدرک ضلع بالیسر اڑیسہ گواہ شد۔ سید محمد موسیٰ برادر موصی گواہ شد۔ محمد شمس الدین سنکروڑ بھدرک گواہ شد۔ ہارون رشید بھدرک

آج کل چلنی
جوہر عشبہ چوب چینی
استعمال کیجئے

خنازیر۔ پھوڑا پھنسی۔ خارش۔ دودڑے۔ سیاہ داغ۔ چنبل پھلبہری مہاسے۔ چھائیاں۔ سوزاک آتشک۔ گنٹھیا۔ عرق النساء۔ ناسور۔ بھگندر وغیرہ۔ جلدی وخونی بیماریوں سے نجات حاصل ہوتی ہے

زود اثر! خوش ذائقہ!! بیضرر!!!

قیمت بڑی شیشی تین روپے۔ چھوٹی شیشی ڈیڑھ روپیہ

دواخانہ حکیم ڈاکٹر حاجی غلام نبی زبدۃ الحکماء موچی دروازہ لاہور

ممبران دارالشکر کمیٹی کو اطلاع

نومبر ۱۹۳۷ء سے مئی ۱۹۳۸ء تک حسب ذیل ممبران کے نام قرعے نکلے ہیں:۔

(۱) مولوی عبد العزیز صاحب نکودر
(۲) ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب خاکی کوہ مری
(۳) بابو اللہ بخش صاحب کیمل پور
(۴) شیخ محمد حسین صاحب ملتان

یہ صاحبان جس وقت چاہیں قرعہ کی رقم حسب قواعد لے سکتے ہیں ؎

سیکرٹری دارالشکر کمیٹی قادیان

میری پیاری بہنو

میں آپ کی ہمدردی کی خاطر اشتہار دے رہی ہوں کہ اگر آپ کے ماہواری بیقاعدہ ہیں رک رک کر یا ماہواری درد سے آتے ہیں سیلان الرحم یعنی سفید رطوبت کا اخراج ہوتا ہے کمر درد سر درد کرتا رہتا ہے قبض رہتی ہے کام کاج کرتے وقت سانس پھول جاتا ہے۔ دل دھڑکنے لگتا ہے۔ چہرہ کا رنگ زرد ہو گیا طبیعت سست رہتی ہے۔ تو آپ میری خاندانی مجرب دوا بنام راحت سے فائدہ اٹھائیں۔ جو ماہواری خرابیوں کی حیرت انگیز اثر کرنے والی مفید دوا ہے۔ قیمت مکمل خوراک معہ محصولڈاک ۱/۸ قادیان میں ملنے کا پتہ:۔ مولوی محمد یامین تاجر کتب

میرا پتہ: اہلیہ نجم النساء بیگم احمدی بمقام شاہدرہ ۔ لاہور

قادیان کی جائداد

قادیان میں کسی قسم کی جائداد بصورت زمین مکان یا دکان بذریعہ بیع یا رہن خریدنے یا فروخت کرنے یا اس کے کرایہ پر لینے یا دینے کے انتظام کرنے کے لئے جنرل سروس کمپنی کی خدمات حاضر ہیں

مینیجر

تقرر قاضی

مولوی غلام نبی صاحب مصری کے مرکزی قاضی دار القضاء کے عہدہ سے مستعفی ہو جانے کی وجہ سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انکی جگہ مولوی ظفر محمد صاحب مولوی فاضل کو قاضی مقرر فرمایا ہے۔

ناظر امور عامہ

ماڈرن ہومیوپیتھک میڈیکل کالج نسبت روڈ چوک لاہور

پنجاب میں مکمل تعلیم کا بے نظیر کالج ہے اسمیں قابل وماہر سٹاف کے لیکچروں کے علاوہ عملی تجربہ کے لئے ہسپتال اور لیبارٹری کا بہترین انتظام ہے داخلہ شروع ہے

پراسپکٹس ازاں ڈاکٹر اے ایم اروڑہ ایم بی ایس پرنسپل طلب کریں۔

وصیت نمبر ۵۰۵۴

منکہ رحیم بخش ولد چوہدری ماہی قوم جاٹ پیشہ زمینداری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن کوٹ احمدیاں۔ ڈاکخانہ ڈگری ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ اراضی نہری اس وقت ۲۴ ایکڑ میرے نام ایسی ہے جس کی میں نے دس اقساط ادا کرنی ہیں۔ جن کی قسطیں ادا کر رہا ہوں۔ جب سب قسطیں ادا ہو جائینگی۔ تب میری یہ وصیت اس میری ملکیت پر حاوی ہوگی۔ اس کے علاوہ بھی اگر میری کوئی اور جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہوگی۔ تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس کے علاوہ زمینداری پیشہ میں سے مجھے بصورت آمد سالانہ یکصد روپیہ قسط ڈھل سرکاری نکال کر پیدا ہوتے ہیں سر دست میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ جب خدا تعالیٰ مجھے قسطوں سے فارغ او ر اراضی مذکورہ بالا کا مالک بنا دے گا۔ تب انشاء اللہ اس آمد کے مطابق معقول رقم سالانہ داخل خزانہ مذکور کرانے کے قابل ہوسکونگا۔ اس وقت بصورت مویشی میری ملکیت مالیتی ۲۰۰ روپے ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ جو قسط وار ادا کروں گا۔ یہ میری آخری وصیت ہے۔ جو ہر طرح صحیح اور قابل عمل ہے۔ میں اس کا ہر طرح پابند ہوں اور پابند رہونگا۔ یہ جائداد میری خود پیدا کردہ ہے۔ اس وقت میری جدی جائیداد میرے قبضہ میں کوئی نہیں۔ جو میری ملکیت کہلاتی ہو۔ اگر مجھے باپ کی طرف سے کوئی جائداد ملی۔ یا کسی اور جگہ سے تو بوقت وفات ایسی کل جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ رحیم بخش۔ گواہ شد:۔ محمد صالح مبلغ سندھ گواہ شد چوہدری علی احمد ولد شیر محمد

حیرت انگیز
دوستوں کے شدید تقاضہ پر
رعایت
Digitized by Khilafat Library Rabwah
"اگرچہ رعایت ۱۵ مئی کو دی جاچکی ہے۔ مگر کئی دوستوں کے خطوط پہنچے ہیں۔ کہ ہم بعض مجبوریوں سے وقت مقررہ پر خطوط روانہ نہیں کرسکے اسلئے براہ کرم ایک موقعہ اور دیا جائے۔ لہذا دوستوں کے اس شدید تقاضا کے بناء پر ۱۰ ار جون کو پھر یہ سنہری موقعہ دیا جارہا ہے۔ جو دوست ان تاریخوں میں اپنے خطوط روانہ کریں گے۔ انہیں حسب ذیل ادویہ نصف قیمت پر ملیں گی۔ اگر اب بھی فائدہ نہ اٹھایا تو پھر یہ سنہری موقعہ مشکل سے ہی ملیگا"
موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے
حضرت مسیح موعود کے خاندان مبارک میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے۔ لہذا آپکو بھی یہ موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے
حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے سلمہ اللہ تعالیٰ
تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں۔ کہ میں نے آپ کا موتی سرمہ استعمال کرکے اسے بہت مفید پایا۔
اکسیر اس دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے
ایک تجربہ کار ڈاکٹر کی رائے
جناب ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب ایم اے ایس
اکسیر اکبر
اکسیر اکبر سے ۶۰ سالہ نوجوان
اکسیر بواسیر
موتی دانت پوڈر
تریاق اعظم
رفیق زندگی
اکسیر معدہ
قبض کش گولیاں
افیون چھڑاؤ گولیاں
اکسیر دمہ
اکسیر بچگان
بال اڑانیکی خوشبودار دوائی
مچھر پروف
تریاق درد گردہ
ملنے کا پتہ:۔ مینیجر نور اینڈ سنز۔ نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لکھنؤ۔ یکم جون کو رات کے آٹھ بجے ایک شہاب ثاقب آسمان سے گرتا ہوا دکھائی دیا۔ جس میں سے نیلے رنگ کی روشنی نکل رہی تھی۔

کانپور۔ ۳ جون۔ چونکہ ملوں کے رقبہ میں عورتوں کی پکٹنگ کی خبر مشہور ہو رہی ہے۔ اس لئے حکومت نے سولہ عورتیں پولیس کی ڈیوٹی پر لگا دی ہیں۔ ان میں سے سات ہندو چھ مسیحی اور تین مسلمان ہیں۔

بٹالہ۔ ۴ جون مقامی پولیس نے آج "بادر فتگان" نامی ایک کتاب کے سلسلہ میں مجلس احرار بٹالہ کے دفتر پر چھاپہ مارا حاجی عبدالرحمٰن۔ کامریڈ محمد شوق اور دو اور احرار کارکنوں کی خانہ تلاشیاں کیں اور ۱۳ نسخے کتاب کے قبضہ میں لے لئے۔

شملہ ۴ جون لارڈ برابورن گورنر بنگال ۲۵ جون کو گورنر جنرل کا چارج لیں گے۔

سیالکوٹ۔ ۳ جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سیالکوٹ کے مشہور وطن پرست مسٹر محمد اقبال شیدائی کو جو کئی سال سے فرانس میں رہائش اختیار کئے ہوئے ہے فرانس گورنمنٹ نے اپنے ملک سے اسے نکل جانے کا حکم دے دیا ہے۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ مسٹر اقبال کو کس جرم کی پاداش میں یہ سزا دی گئی ہے۔

ناگپور۔ ۳ جون ہیلتھ آفیشل رپورٹ کے تازہ اعداد و شمار کے مطابق ہفتہ مختتمہ ۲۸ مئی تک ہیضہ کے ۱۰۵۷ کیس ہوئے اور ۱۷۷ اموات۔ وباء کا زور بڑھ رہا ہے۔ سب سے زیادہ ہیضہ ضلع ہوشنگ آباد میں ہے۔ اس ضلع کے ۲۰۲ دیہات میں شدت سے ہیضہ پھیل رہا ہے۔

پشاور۔ ۴ جون معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنر صوبہ سرحد نے بنوں میونسپل کمیٹی کو توڑ دیا ہے۔ اور مسٹر آنند سروپ دھون کو ایگزیکٹو آفیسر مقرر کر دیا ہے۔ کمیٹی دو سال کے لئے معطل رہے گی۔

لاہور۔ اخبار پرتاپ ۴ جون لکھتا ہے۔ عطاء اللہ صاحب بخاری کے وارنٹ گرفتاری زیر دفعہ ۱۵۳ الف جاری ہوئے ہیں۔

لاہور ۴ جون۔ کہا گیا ہے۔ کہ ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچلو شیخ محمد صادق صاحب کے انتخاب کو ناجائز قرار دیئے جانے کے لئے انتخابی عذرداری کرنے والے ہیں۔

لنڈن ۳ جون وزیر اعظم برطانیہ نے دارالعوام میں کینٹن پر جاپانی ہوائی حملوں کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا۔ کہ برطانوی سفیر مقیم ٹوکیو کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ کینٹن کے شہریوں پر ہوائی حملوں کے خلاف ناراضگی کا اظہار کرے۔ نیز یہ بھی کہا کہ حکومت برطانیہ جاپان کو ہوائی حملوں سے روکنے کے لئے ہر بات کے لئے آمادہ ہے۔

بیت المقدس ۳ جون ہاواس نیوز ایجنسی کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ نابلس میں دس ہزار مسلمان اور عیسائی عربوں نے مظاہرہ کیا۔ دو ہزار فوجیوں سے مظاہرین کا تصادم ہو گیا۔ متواتر پانچ گھنٹے گولی چلتی رہی۔ پچاس عرب مارے گئے اور دو سو مجروح ہوئے۔ کئی سو فوجی زخمی ہوئے مظاہرین کے ایک گروہ نے جنین کی فوجی چھاؤنی پر حملہ کیا۔ اور چھاؤنی کو آگ لگا دی تمام چھاؤنی جل گئی۔ مقتولین اور مجروحین کی صحیح تعداد معلوم نہیں ہو سکی۔

کینٹن۔ ۳ جون آج سہ پہر کے وقت جاپانی طیاروں نے پھر کینٹن پر بمباری کی۔ بم زیادہ ریلوے سٹیشن پر برسائے گئے جس کے نتیجہ میں بہت سے لوگ ہلاک و مجروح ہوئے۔

برلن۔ ۳ جون۔ جرمنی نے گیس سے چلنے والے انجن ایجاد کر لئے ہیں۔ اس سے پہلے لاریوں پر گیس سے چلنے والے انجنوں کا تجربہ کامیاب ہو گیا تھا۔ اب بحری جہازوں کو چلانے کا تجربہ بھی کامیاب ہو گیا ہے۔ ہمبرگ کی ایک جہاز ران کمپنی گیس انجن سے چلنے والے جہاز چلائے گی۔ اس قسم کا پہلا جہاز "لوبی" ہے۔ جو اڑھائی سو گھوڑوں کی طاقت رکھنے والے انجن سے چلایا جائے گا۔

شنگھائی۔ ۳ جون ایک سو بحری ڈاکوؤں نے ایک امریکن جہاز کے چینی مسافروں کو دریائے یانگسی میں لوٹ لیا۔ ڈاکو چاول کی بارہ سو بوریاں اور بارہ ہزار ڈالر چھین کر لے گئے۔ وہ کپتان کو مجبور کر کے جہاز اس جگہ لے گئے جہاں چھوٹی کشتیاں ان کا انتظار کر رہی تھیں۔

لکھنؤ۔ ۳ جون ایک مقامی اخبار کا بیان ہے۔ کہ گذشتہ پانچ ہفتوں میں زمینداروں کے ایجنٹوں پر حملہ کی چار وارداتیں ہو چکی ہیں۔

لنڈن۔ ۳ جون آج پارلیمنٹ میں مسٹر میکلارن نے دریافت کیا کہ ہندوستان میں فیڈریشن کے نفاذ کے متعلق کوئی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ جواب میں گورنمنٹ کی طرف سے کہا گیا۔ کہ "نہیں" ابھی والیان ریاست نے فیڈریشن میں شمولیت کے متعلق ہدایت نامہ پر دستخط نہیں کئے

لدھیانہ۔ مولوی حبیب الرحمان صدر مجلس احرار کے خلاف لدھیانہ میں جس مقدمہ کی سماعت ہو رہی ہے۔ ۲ جون کو اس میں مجسٹریٹ نے فرد جرم لگا دی۔

راولپنڈی۔ ۲ جون کو راجہ بازار راولپنڈی میں مجلس احرار کے دفتر کے نیچے ایک دوکان میں آگ لگی۔ جو آدھ گھنٹہ میں دو نو اطراف میں پھیل گئی۔ احرار کا دفتر۔ کئی رہائشی مکان اور دوکانیں جل گئیں۔ اور بے حد نقصان ہوا۔

——— اخبار زمیندار نے لکھا ہے۔ کہ ۲ جون کی رات کو مولوی ظفر علی صاحب کے مکان واقعہ کرم آباد میں چوری کی واردات ہوئی۔ چور قالین۔ دریاں۔ بستر۔ کپڑے برتن اور زیورات وغیرہ سب کچھ لے گئے۔

بمبئی میں ۲ جون کو روئی کے ایک گودام میں آگ لگی جس کی وجہ سے ایک لاکھ روپیہ کی مالیت کا نقصان ہوا۔ فائر بریگیڈ کے پانچ انجن بسرعت پہنچے۔ تاہم روئی کی ایک ہزار گانٹھیں جل گئیں۔ پنجاب کے تاجران غلہ نے حکومت پنجاب سے استدعا کی ہے۔ کہ وہ حکومت ہند سے غیر ملکی گندم کی درآمد پر دوبارہ ٹیکس عائد کرے معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ تجویز حکومت پنجاب کے زیر غور ہے۔

لنڈن۔ ۲ جون جنگ کے ضمنی مصارف شائع کئے گئے۔ جن میں سے ۱۰ لاکھ ۳۴ ہزار پانصد پونڈ نئے جہازوں کی تعمیر کے لئے ۲ لاکھ ۴۶ ہزار ۲ سو پونڈ ملاحوں کے الاؤنس کے لئے اور ۲۵ ہزار پونڈ کی رقم آسٹریلیا سے جہاز خریدنے کے لئے ہے۔ ۱۹۳۸ء میں ۲ جنگی جہاز ۷ چھوٹے جہاز ۲ آبدوز کشتیاں ۵ جنگی کشتیاں ۷ تارپیڈو اور بہت سے دوسرے جہاز بنائے جائیں گے۔

لکھنؤ ۲ جون شیعہ سنی تنازعہ کی وجہ سے حکام نے شہر میں کرفیو آرڈر نافذ کر دیا ہے۔ سردست اس کی میعاد چودہ روز ہوگی۔

موضع بھیلووال تحصیل بٹالہ میں جھگڑ کے معاملے پر گاؤں کے سکھوں اور مسلمانوں میں فساد ہوا۔ ایک سکھ بٹالہ ہسپتال میں پہنچ کر ہلاک ہو گیا۔

ترچناپلی۔ ۴ جون۔ ہندی کی لازمی تعلیم کے اجراء کے خلاف ایجی ٹیشن زور پکڑتی جا رہی ہے۔ انامالائے یونیورسٹی کے پروفیسر مسٹر ایس بھارتی نے مدراس گورنمنٹ کو الٹی میٹم دیا ہے۔ کہ اگر ہندی کے متعلق حکم واپس نہ لیا گیا۔ تو سول نافرمانی شروع کر دی جائے گی۔ اس سلسلہ میں آج تین گرفتاریاں بھی ہوئی ہیں۔

کراچی ۴ جون۔ سندھ گورنمنٹ نے جیلوں میں قیدیوں کو الٹی بیڑی کی سزا دینے کی منسوخی کے احکام جاری کر دئے ہیں۔

شملہ۔ ایک اعلان مظہر ہے کہ سر جیمز گرگ فنانس ممبر حکومت ہند وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے وائس پریذیڈنٹ مقرر کئے گئے ہیں۔

کینٹن ۴ جون آج جاپانیوں نے دوبارہ کینٹن پر شدید بمباری کی حکومت کے دفتر اور مرکزی باغ پر زیادہ بم گرائے گئے۔

شملہ۔ ۴ جون۔ اعلان کیا گیا۔ کہ سر ایم۔ این مکرجی نے آج سر این۔ این سرکار کی جگہ لا ممبر کے عہدہ کا چارج لے لیا۔ سر سرکار آج سے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی